قیمت سالانہ [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل [illegible]

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد [illegible] | ہر ہفتہ بروز جمعرات لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۳ اگست ۱۹۱۶ء | نمبر [illegible]

گلدستۂ خبرات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تار برقیات

مصر جو کے لئے جرمن تیاریاں

لنڈن ۳۰ جولائی۔ ایک پیغام آمدہ ایتھنز مظہر ہے کہ جرمن جنرل سٹاف نے آسٹریا بلغاریہ اور ترکی کے جنرل سٹافوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ایک اور سرمائی جنگ کی تیاریاں کریں ترکی اور بلغاری مصارف جنگ جرمنی خود مہیا کرے گا۔ مگر ڈر ہے کہ اس کی طرف کفایت شعاری وہی ہو جو جرمنی اور آسٹریا کی ہے۔ ترکی نے فیصلہ کر لیا ہے کہ بحری بیڑہ کسی مصرف کا نہیں ہے۔ اسلئے وہ بحری بیڑہ کے عملہ اور اسلحہ کو بری جنگ میں استعمال کرتے ہیں۔

برطانوی فوقیت

لنڈن ۳۰ جولائی۔ برطانوی محاذ سے ایک نامہ نگار یوں رقمطراز ہے کہ وسیع پیمانہ پر پیادہ فوج کے جنگ کی التوا کے سوائے حالات وہی ہیں جو کسی بڑے جنگ کے ہوتے ہیں۔ ہر شب قریباً ہماری طرف سے چار پانچ حملے ہوا کرتے ہیں۔ ہم اکثر دو [illegible] نہیں کرتے رہتے ہیں۔ اور توپخانہ کی وسعت حیرت افزا ہے۔ ہوائی جہازوں کی کارروائی میں بلاشک ہمیں ہی ید طولےٰ حاصل ہے۔

مغربی رزمگاہ

لنڈن ۳۰ جولائی۔ سر ڈگلس ہیگ کا شب کا مراسلہ مظہر ہے کہ ہم نے گذشتہ شب ایک [illegible] نو بلاترا شوٹ کے مضافات میں گذشتہ رات ہم نے ایک پرشن کی آمد [illegible] کے علاوہ ہمیں دشمن کا توپخانہ زوروں پر تھا۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے سنیچر کی رات کو ایک ہوائی جہازوں کے کارخانہ پر دو بڑے بڑے ریلوے سٹیشنوں پر اور ایک سامان جنگ کے ذخیرہ پر کامیابی کے ساتھ بم پھینکے جن سے آتشزدگی اور تصادم برپا ہو گئے بمباری کل بھی جاری رہی۔ جبکہ دس بجے صبح تک ہوائی جہازوں کی پرواز ممکن ہوتی رہی۔ مگر سخت رعد و برق کے طوفان نے اس ہوائی جہازوں کے جنگ میں حائل ہو کر اس کو روک دیا۔ بہت سے انگریزی ہوائی جہاز طوفان کی زد میں آ گئے تھے۔ جن میں سے چار جہاز واپس نہ آئے۔ ہم نے اپنے دشمن کے چار ہوائی جہاز نیچے اتار لئے۔ اور دو کو بیکار کر دیا۔ ہمارے چھ جہاز گمرہ ہیں۔ ان میں سے چار طوفان میں ہلاک ہو گئے

لنڈن ۳۱ جولائی۔ گذشتہ رات کا فرانسیسی مراسلہ راوی ہے کہ ایین [illegible] سے لے کر سطح مرتفع کیلیفورنیا تک ایلیٹ کے محاذ پر شامپین میں آ دیبوپر اور دریائے میوز کے دونوں کناروں پر جانبین سے خاصی گولہ باری ہوتی رہی۔

لنڈن ۳۱ جولائی۔ ایک برٹش مراسلہ راوی ہے کہ جس وقت فرانسیسی ہمارے پہلو پر لڑائی کر رہے تھے تو ہم نے آج کی صبح سے ییپر [illegible] وشٹ پر دریائے [illegible] کے شمال کی جانب ایک وسیع محاذ پر حملہ کیا۔ اتحادی اپنے پہلے مقاصد پر قابض ہو گئے اور انہوں نے رپورٹ دی کہ تمام مقامات پر بہ اطمینان بڑھ رہے ہیں۔ قیدیوں کی ایک بڑی جماعت لائی اور گرفتار کر لی گئی ہے

روسی محاذ پر برطانوی مسلح گاڑیاں

لنڈن ۳۱ جولائی۔ سابق میں روسی فوج کے صدر مقامات سے ۲۸ تاریخ کو ایک تار موصول ہوا تھا جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ روسی محاذ پر انگریزی مسلح گاڑیوں کا دستہ نمایاں کر رہا ہے [illegible] ہے کہ جس ایکیل رجمنٹ نے ۲۰ جولائی کو پیش قدمی کیا ہے۔ روسی [illegible] پسپائی کو برٹش مسلح گاڑیوں نے روک دیا تھا۔ ان گاڑیوں میں سے ہر ایک گاڑی ۳۰۰ چکر گولوں کے چلاتی تھی۔ ۲۲ جولائی کو یہ گاڑیاں ایک اور فوج میں منتقل کر دی گئیں۔ اور وہاں بھی جا کر انہوں نے بڑی بہادری سے جنگ کی۔ اور اس رخنہ کو بند کر دیا۔ جو تمام روسی فوج کی جگہ سے پڑ گیا تھا۔ اس قسم کا ایک رخنہ دو میل کا تھا۔ ان گاڑیوں نے بڑی ملی ہوئی پیادہ فوج کا جس میں اکثر ترکستانی سپاہی تھے۔ بری طرح تہس نہس کر دیا۔ ایک گاڑی پسپا ہوتا ایک فاصلہ لگا جس سے وہ گاڑی چھوڑ دینا پڑی مگر قبل چھوڑ دیئے جانے کے اس میں سے توپیں اور دیگر سامان جنگ نکال لیا گیا تھا۔

روس سے تازہ ترین خبر یہ ہے کہ روس کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔ فوج کی پراگندگی اور بے انتظامی [illegible] شدہ دل سے دور ہوتی جا رہی ہے۔ [illegible] کے تین ڈویژن اس سرکشی پر آمادہ ہیں جن سے غدار سپاہی بھاگ بھاگ کر جا رہے ہیں۔ جاسوس اور شورش کنندہ [illegible] مظہر ہے کہ گورنمنٹ کیساتھ کام کرنے کی شرائط جو کونسل نے [illegible] کی ہو وہ یہ ہے کہ اتحادیوں کے ساتھ ملکر [illegible] جنگ کرتے رہنا چاہیے۔ جبتک [illegible] اتحادیوں کیساتھ کئے گئے [illegible] پوری ہوں



ایڈیٹوریل نوٹس

بشارتی مہم

یہ امر نہایت مسرت بخش اور نہایت بہجت افزا ہے کہ بشارتی مہم گذشتہ ماہ فروری میں بڑے خندہ کے ساتھ ہوئی تھی۔ اگرچہ خاطر خواہ نہیں تو بھی بڑے عمدہ اثرات اور حوصلہ افزا توقعات کا موجب ثابت ہوئی ہے۔ اکثر کلیسیاؤں میں مقررہ ہفتہ سے کئی ہفتوں پہلے ہی کام شروع کر دیا گیا تھا اور کئی ہفتوں بعد تک جاری رہا حتیٰ کہ بعض جگہوں میں ایک حد تک اب بھی جاری ہے۔ ساتھ ہی اس کے بشارتی مہم کی کشش بھی اس کام میں سست نہیں پڑ گئی۔ بلکہ بدستور ترقی دیگر کر رہی ہے۔ پادری اے جی میکالو صاحب ایڈیٹر تحریر فرماتے ہیں کہ ارتھ ملک کمیٹی جو ہندستان کی پریسبٹیرین کلیسیائی جنرل اسمبلی کی طرف سے مقرر ہے وہ آنے والے موسم بہار میں ایک اور مہم کی تیاری اور اہتمام کر رہی ہے۔ اسی کے متعلق صوبہ جات کی کمیٹیاں اور مقامی کلیسیائی کمیٹیاں بھی اپنے کام کا آغاز کرنے میں مشغول ہیں۔ اور گذشتہ سال کی بہ نسبت زیادہ عمیق تجربیوں اور تنبیہ دہ گذشتہ مہموں کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں تا کہ بڑے پیمانے پر کام کرنے کا یہ وسیع نظارہ اور عزم بالجزم اس تجربہ کے نتائج میں سے ہے جو گذشتہ سال اس خاص کام سے حاصل ہوئے۔ ایک سبب یہ امر عام طور پر مشہور ہے کہ بغیر طریقہ معلوم نہیں ہوتا کہ کس کی طرح ایک طرف سے آئے اور دوسری طرف نکل گئے۔ اور کہ بشارت کے لئے خاص ہفتہ کی تجویز کی گئی ہے تو بائبل کے خاص مطالعہ اور دعا کے ذریعہ ذہن نشین غور و فکر کے ساتھ کام لیا جائے۔ اور خاص قسم بشارتی کام کے ساتھ اس کا تعلق برابر جاری رہے جس میں دینداروں کی تمام جماعت حتی الوسع اور حسب فرصت حصہ لیتی رہے جن لوگوں نے گذشتہ مہم کی برکات کا تجربہ کیا۔ ساتھ شکر ادا کیا ہے۔ ان میں سے بہتیروں نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ تیاری کا یہ کام اکثر کلیسیاؤں میں پہلی سے زیادہ ہمت سے کیا جانا چاہیئے۔ بعض کا خیال ہے کہ زیادہ کامیابی نہ ہونے کا باعث مسیحیوں کی ناموافق زندگی ہے۔ اوروں کی رائے ہے کہ بعض اشخاص کو نجات کا طریقہ صفائی سے سمجھانے کی طرف زیادہ توجہ دینا چاہیئے۔ اور یہ بھی سمجھا دیا جانا چاہیئے کہ غیر مسیحیوں کے سامنے نجات کے اس طریقہ کو کس طرح پیش کریں۔ دیگر صاحبان کی رائے ہے کہ خاص خاص کمیٹیاں جن کے درمیان کئی تنظیمیں اور فہرستیں بنی ہوئی ہیں وہ اپنا کام شروع کرنے سے پہلے معائنوں اور واقفیتوں کے ذریعہ سے تیار نہیں کی گئی تھیں۔

اس مہم کو بہتر بنانے کی غرض سے متفرق اطراف سے تجاویز موصول ہوئی ہیں منجملہ ان تجویزوں کے ذیل کی ہیں۔ بائبل کے مطالعہ کے کام میں ترقی کی جائے۔ اس بشارتی اصلاح میں مقامی کی زبانوں سے زیادہ تر ہی سے کام لیا جائے۔ اس غور و فکر میں کلیسیاؤں کی وسیع تعداد شامل ہونے پر بار بار زور دیا گیا ہے۔ اکثر کلیسیاؤں میں بیداری کی سفارش میں زیادہ تنبیہ کی گئی۔ برخلاف رغبت خود کام کرنے والوں کی آمد اور ان کی تربیت کی اور سادہ و پاک زندگیوں کی ضرورت ہے تو بائبل کے مطالعہ اور دعا کے لئے ان بنیادی امور کی شدید ضرورت ہے۔ ایک ماہ میں صرف ایک ہفتہ ہی اس کام کے لئے کافی نہیں ہے۔ درمیانی ہفتوں میں اس سلسلہ کے متعلق لگاتار اور سخت کام کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔ بعض مقامات میں ہفتہ وار دعائیہ جلسہ کے ذریعہ سے یہ مقصد نکل سکتا ہے۔ مگر کام کا مطالعہ پر بشارتی دعا کا ہونا لازم ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس تعلیم میں بہت سی باتیں ہونی چاہئیں۔ مثلاً مسلسل بائبل بڑی مہارت کے ساتھ سوچی جائیں جن میں نہ صرف انہیں کا انتخاب کیا جائے اور غیر خواندہ بھی شامل ہوں جن کی زبان ہاتھ سے خداوند کی خوبصورتی بیان کرنے میں فارغ ہو۔

جو مقاصد ہمارے پیش نظر ہونے چاہئیں ان میں سے ایک یہ ہے جو فورمین کرسچین کالج لاہور کے ڈاکٹر گرسوالڈ صاحب کی جانب سے پیش کیا گیا ہے۔ یعنی ہر کلیسیا بلکہ ہر گاؤں میں مسیحیوں کے لئے یہ امر یوں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اس تعلیم کو ذہن میں نہیں لا سکتے۔ اور زندگی کے کلام کو پیش کرنا ان کے لئے ناممکن ہے۔ معلوم کیا گیا ہے کہ مارچ میں جو پڑھے ہوئے حالات معرض ظہور میں آئے تھے وہ پایہ استحکام کو پہنچ چکے ہیں۔ اور ہم میں سے کثرت نے کام کا آغاز کرنے کے لئے سامان اور منصوبہ پا لئے ہیں۔ گذشتہ مارچ میں ۳۶۰۰۰ سامعین میں سے بہت سے رنگروٹ اس سال کام کرنے میں دل سے شریک ہو گئے ۲۳۸۹ انجیلیں اور کتاب مقدس کے دیگر حصص سے اس کام میں بہت مدد ملی ہے۔ متعدد تجویز و تحریک ہے کہ کیمپ اس خاص کوشش کے لئے دو ہفتے مقرر ہوں۔ یعنی ۱۹۱۸ء کی

یزیدی ... سے ... اور ... سے ... ترک اور ... کرتی ... بولتے ہیں شہروں میں ... اور دوسرے ... دیہات میں۔

موصل کے شمالی علاقہ کے یزیدی

موصل کے شمال میں اب صرف بہت ہی کم رہتے ہیں۔ جو موصل کے ... ان میں ... کا ... گاؤں ... یزیدیوں کے گاؤں ... ان میں ... کے یزیدی ... کا ... ہے ... ایک ... اور ... کے لوگ ہیں جو حضرت شیطان کی ... کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے پاس قرآن، یہودیوں کے پاس توریت، عیسائیوں کے پاس انجیل ہے ... یزیدیوں کے پاس کوئی الہامی کتاب نہیں ہے ... بہت سی ... ان کے بیان ... قوم ... اور ... ان کے ...

یزیدیوں کی اصل کی بابت کچھ بھی ... معلوم نہیں ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ ... نسل ... عثمان کی نسل ... کردوں سے ... ان کی ... موصل ... ان میں وہ لوگ ... ہیں ... ہیں ... جگہ ... موصل کے ... ہیں ... کی ... میں ... جاتے ... سے ... دیہات ... ان کے ... میں اور ... کرتے ... گاؤں ... مشہور ... جاتا ہے ... ہے ...

لیکن خود ... ہیں ... اور ... سنا ... ہیں۔ بہت ... ان کو مسلمان کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور بہت مرتبہ ان کے شیخ عادی کا ... مسجد بنایا گیا۔ ... میں جب ان کے ... عام ... گیا ... ان کی ... کی ... ان کا ... ان کو واپس دیا گیا۔ اس صدی کی ابتدا میں ... گرا ... ۱۸ ... میں پھر وہ جگہ ان کو مل گئی اور وہ ... تعمیر کیا گیا۔

ان کی طرز رہائش اور مذہب

جیسی معیشت ... یزیدی بہت ... ہوتے ہیں۔ مگر ... میں وہ کردستان اور ... عراق و عرب کے ... سے بہت زیادہ ... رہتے ہیں۔ ان کا ... ہوتا ہے ... اور ... دیہات میں جن کے ... اور ... مکان ... ہوتے ہیں ... سکونت کرتے ہیں۔ یہ لوگ ایک ... تک بڑے مہمان نواز ہوتے ہیں۔ اور ان کی ... میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کو مسلمان ... کھانے سے پرہیز کرتے ہوں۔ لیکن ... مسافر ... سے ... رہیں۔ کیونکہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کے کھانے میں انسان کا خون ملا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے کوئی شخص ... بالکل نہیں ...

ان کے مذہبی عقائد بہت مبہم اور پیچیدہ ہیں۔ ... معلوم ہوتا ہے کہ ... اور ... مذہب کی ... آمیزش ہے ...

خصوصاً یہودی اور مسلمان مذاہب کی ہے۔ ان انہوں نے ... کی ... اختیار کی ہے ... سے انہوں نے ... کی ... جس کے معنی ... دونوں ... ہیں ... بھی کرتے اور ... لیتے ہیں۔ مگر آفتاب کی بھی پرستش کرتے ہیں جس کو وہ شیخ شمس کہتے ہیں اور وہ آتش کی بھی پرستش کرتے ہیں ... انہوں نے زرتشتیوں سے لی ہیں۔ شیطان کو وہ ملک طاؤس کہتے ہیں ... خیال ہے کہ وہ ایک برگشتہ فرشتہ ہے ... اور ... ان کا ... عقیدہ ہے کہ ایک وہ اصل مرتبہ پر بحال کر دیا جائیگا۔ اور جو ... اس کے برگشتہ ہونے کے وقت اس کی دشمنی ... تھے ان کے ساتھ ... سے سلوک کیا جائیگا۔

ان کی زیارت گاہ

شیخ عادی کا ... ان کی خاص زیارتگاہ ہے

یہ ... پہاڑیوں کے ... میں ... وادی میں بڑے بڑے ... پتھروں سے خوبصورت طرح پر بنا ہوا ہے۔ اس ... کے اوپر ... اور اس کے ... کے ... ہے جس پر ایک ... سانپ کی شکل بنی ہوئی ہے۔ اس مکان کا خاص منظر ہے کہ اس کے گرد بڑے بڑے ... کے درخت لگے ہوئے اور صاف و شفاف پانیوں کے چشمے رواں ہیں ... موسم میں لوگ یہاں پر زیارت کرنے آتے ہیں۔ وادی میں ... ہر ایک یزیدی غسل کرتا ہے اور ... جاتا ہے۔ مگر ... کو



ان دونوں کی پابندی سے مقدس رکھا جاتا ہے لیکن صرف جوتا اتارنے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ اس مقبرہ سے اندر شیخ عادی کی قبر اور تکیہ واقع ہیں کی مقدس صورت رکھی ہوئی ہے۔ اور صرف یزیدیہ ہی کو صرف اس کے دیکھنے کی اجازت دیجاتی ہے سنہ ۱۸۹۸ء میں کسی سیاح نے شیخ عادی کے مقبرہ میں سے ان صورتوں میں سے ایک صورت کو چرا لیا تھا۔ اور موصل میں لے گیا تھا۔ جہاں اس کی عکسی تصویر لی گئی تھی۔ لیکن یہ صورت طاؤس کی نہیں بلکہ کبوتر کی نظر آتی ہے۔ یہ خاص زیارت تین دن تک دن کے وقت ہوتی ہے اور رات کو بھی جاری رہتی ہے۔ اور اس وقت بہت سی دعوتیاں عمل میں لائی جاتی ہیں۔ اور ضیافتیں اڑائی جاتی ہیں۔ غروب آفتاب کے وقت مقبرہ کے بیت سے سوراخوں میں چراغوں کے سوراخوں میں چراغ جلائے جاتے ہیں۔ اور صبح ہوتے ہی رنگ آتے ہیں۔ اور بچے ہی عقیدت کے ساتھ اس سیاہی جو کہ چراغوں سے ان سوراخوں میں لگ جاتی ہے چوسٹتے ہیں۔ اس ملک طاؤس کی چار پانچ مورتیں بنائی جاتی ہیں ان کا گاؤں گاؤں لیجائی جاتی ہیں اور لوگوں کو ان کا نظارہ کرایا جاتا ہے اس کے عوض میں ان سے کچھ نقد لیا جاتا ہے اور تبرکاً شیخ عادی کی مقدس خاک سے ایک چھوٹا سا گولا دیا جاتا ہے۔

عموماً یزیدیہ ہی لوگ بے فرد اور امن پسند اشخاص ہیں اور اپنی زراعت ہی پر قانع رہتے ہیں۔ ان کے درمیان کوئی مدرسہ ہے۔ نہ کسی قسم کی خیرات ہے نہ ان کے پاس کسی قسم کے ہتھیار ہیں اور نہ

بی وہ کسی پولیٹیکل معاملہ یا جنگ و جدل میں شرکت لینا پسند کرتے ہیں۔

مہرشی جی کا حسن ظن { آج کے اس مضمون میں جو کہ بلاشک نہایت

سکی مہرشی جی اور سوامی سدانند جی کی باہمی گفتگو ہے۔ چند سبھی سماجوں کی وجہ سے اور خدا پرستی کا ذکر خاص طور پر آپ مہرشی جی نے کیا ہے جن کے زمرہ میں یہ جوں سے یہیں خاکسار اور جیپینیز کا بھی نام ذکر فرمایا ہے۔ بندہ تو یہی چاہتا تھا کہ اپنا نام اس فہرست میں سے کاٹ ڈالے کیونکہ میں اپنا نام درج کئے جانے سے نہایت شرمندہ ہوں میں نے کیا اور میں نے بضاعت کیا کہ ایسی معتبر اور خدا پرست جماعت میں داخل ہو سکوں یہ مہرشی جی کا حسن ظن ہے جو انہوں نے اس ادنیٰ کے بارے میں ظاہر فرمایا ہے۔ میری تو دل سے یہی دعا ہے کہ دو رخدا اور مسیح بڑے سے اور میں تم ہوں۔ کا شکر ہے مجھے اور زیادہ خاکسار اور حلیم بنا سکے اور میں سب سے ادنیٰ بنا رہوں۔ مگر میں نے مہرشی جی کی اصل باتوں میں تحریف اور غلط بیانی کرنے کے خوف سے اس پر کچھ بھی با قطع برید کرنے کی جرات نہیں کی۔ خدا میری اس جرأت کو معاف فرما سکے۔ اور مہرشی جی کی مجھے ضرور کہیں اور زیادہ فضل اور روحانی برکات کے لئے میرے حق میں دعا فرمائیں۔

والدہ کے حقوق زائل { کلکتہ سے ہم ہو مولانا کی جبریت سے دواں

کے قریب ایک فیملی مجسٹریٹ کی عدالت میں یہ دلچسپ سوال اٹھایا گیا کہ کیا کوئی والدہ اپنے خلقی معاہدہ کے مطابق اپنے شیرخوار بچے کو فروخت کر سکتی ہے یا نہیں۔ اس مقدمہ میں ایک نامے ایک ہندوستانی مسیحی عورت نے مسمات ایک ایک یہودی عورت کے خلاف استغاثہ دائر کیا کہ مستغیثہ نے مستغیثہ سے اس کی خوراک کی نیٹی لڑکی سے لی ہے۔ لہذا ارشاد جاری کیا جاوے۔ مدعی کی طرف سے ارشاد باقاعدہ جاری ہوا اور اس کی تعمیل ہی ہوگئی۔ عدالت کے حکم سے اس بنا پر کہ والدہ اس بچی کو حسب فرمت جائز مقرر مدت کر دے گی والدہ سے ضمانت لی گئی۔ پیشی پر اس شیرخوار لڑکی کی والدہ نے بیان دیا کہ علاوہ ازیں اس نے ایک کاغذ پر دستخط کر دئیے جس کا مضمون معلوم تھا۔ اور اس کاغذ کی بنا پر ملزمہ نے وہ بچہ اس سے لے لیا۔ مستغیثہ کی طرف سے بحث پیش کی گئی کہ یہ معاہدہ فطرت اور عام قاعدہ کے بالکل خلاف ہے۔ والدہ کے فطری حقوق کے متعلق حق کوئی بات ایسی نہیں کر سکتی مگر مجسٹریٹ نے فیصلہ دیا کہ حلفیہ بیان باقاعدہ تھا اور ہدایت کی کہ لڑکی مذکورہ ملزمہ کو دیدی جاوے۔

جرمن نقصانات { جرمن نقصانات سسپاہ کی بادورہ بی جہت

میں ذیل کی تفصیل پائی جاتی ہے جو قابل غور ہے۔

میدان جنگ میں کام آئے یا شدت زخم سے فوت ہو گئے۔ ۱۵۰۰۷

امراض سے فوت ہو گئے ۲۶۹۶

اسیر ہو گئے۔	۸۸۶
گم شدگان کی تعداد	۳۵۶۶۹
سخت زخمیوں کی تعداد	۱۴۳۴۸
مجروحین	۳۸۵۸
خفیف زخمی	۳۶۱۳۳
زخمی جو فوج کے ساتھ ہیں	۸۰۵۵
میزان۔	۱۱۰۹۵۶

اگر ذکر شدہ بالا تعداد میں ان کو بھی شامل کر لیا جائے جن کی رپورٹ گذشتہ شہور میں درج کی گئی ہے۔ اور اکتوبر ۱۹۱۶ کی مئی کی تعداد میں جو ترمیم اور تصحیح کی گئی ہے اس کو بھی حساب میں لے لیا جائے تو کل میزان جس کا جرمنی سرکار کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے از ابتداء سے جنگ یہ ہوگا یعنی

میدان جنگ میں ہلاک یا زخموں کی شدت سے فوت ہوئے	۹۹۸۴۳۹
امراض سے فوت ہوئے	۶۶۷۸۰
اسیران جنگ	۳۰۳۳۰۹
گم شدہ	۲۵۴۱۰۱
سخت زخمی	۵۴۱۳۸۶
زخمی	۳۱۰۶۱۶
خفیف زخمی	۱۵۹۹۵۴۳
زخمی جو فوج کے ساتھ ہیں	۲۴۹۱۷۸
میزان	۴۳۵۶۷۶۰

اس تعداد میں تمام جرمن اقوام کے افراد شامل ہیں۔ یعنی پروشین، بویرین، سیکسن، ورٹمبرگ۔ مگر اس تعداد میں بحری اور ہوائی فوج میں جو ہلاک یا زخمی وغیرہ ہوئے ان کی تعداد شامل نہیں ہے۔ یہ امر بھی ضرور خاطر رکھنا چاہئے کہ یہ تعداد درست نہیں ہے۔ جس کا تخمینہ برطانوی حکام نے لگایا ہے۔ مگر صرف وہی جس کا اعلان جرمنی نے سرکاری طور پر کیا ہے نیز یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اس تعداد میں ان کی تعداد شامل نہیں ہے جو ماہ مئی میں ہلاک یا زخمی وغیرہ ہوئے۔ بلکہ گذشتہ جنوری کی

مرقع تثلیث

یہ ایک چھوٹا سا رسالہ اردو میں اثبات تثلیث میں سید امیر حسین میرزا صاحب مسیحی کا لکھا ہوا ہے جس کو ہم نے اول تا آخر بغور پڑھا۔ اور اپنے ایک دو قابل دوستوں کو بھی دکھایا ہے قبل ازیں ہمارا ارادہ اس کی نسبت کچھ لکھنے کا ہرگز نہ تھا لیکن چونکہ معزز معاصر کوکب ہند مطبوعہ ۲۰ جولائی میں اس پر ایک مبسوط ریویو لکھا گیا جو حقیقت کے خلاف ہے۔ اسلئے ہمیں بھی لکھنا پڑا ہے

ورنہ خاموشی سخن شیرین تمام است

اپنی رائے کا اظہار کرنا ہی پڑا۔ ہماری رائے میں اس رسالے سے بجائے فائدہ کے نقصان زیادہ ہوگا۔ غیر مسیحیوں کو استہزاء اور مزاح کا بڑا موقعہ ملیگا۔ غلط فہمی پھیلے گی جو صاحب اسکے دلائل غیر مسیحیوں کے روبرو پیش کرینگے انکو بڑی خفت اور پشیمانی ہوگی اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ اس رسالہ کی عبارت بہت سست دلائل بالکل ناقص۔ الفاظ غلط اور طرز تحریر خراب ہے۔ یہ رسالہ مسٹر اوان سنگھ مسیحی ریسرچ کا پی لکھنؤ سے بقیمت [illegible] ملسکتا ہے

ہماری ۲۵ سالہ تجربہ شدہ مجربات

سیر بینائی | آنکھوں کی دھند، [illegible] کے لئے [illegible] ہندوستان سے پادری صاحبان پسند فرماتے ہیں [illegible] قیمت [illegible]

روغن اکسیر عظیم | درد سر شقیقہ [illegible] [illegible] کے [illegible] قیمت [illegible]

مجربات۔ [illegible]

(بقیہ مضمون صفحہ ۲) کی پرستش کریگا ہے مگر بائبل کا مقصد ان سب سے زیادہ بالا ہے۔ اسکا مقصد صرف خدا کی ذات و صفات و تمام عبادت و اطاعت و نفرت کا بیان کرتا ہے نیکی بدی اور سزا و جزا اور نجات کے طریق کا اظہار کرتا ہے بائبل مذہبی دنیا میں اپنے مقصد میں بے مثال و لاثانی ہے۔ دنیا میں کوئی کتاب اس کے مقابل کوئی نہیں ہو سکتی۔ اگر کسی کتاب کو یہاں پیش کیا جا سکتا ہے تو وہ صرف قرآن عربی ہے جسکی ہستی بائبل کے تابع بلکہ بائبل پر موقوف ہے پھر بھی جو باقی کسی کتاب کو بائبل کے مقابل پیش نہیں کیا جا سکتا ہے ہیں ہم کہتے ہیں کہ بائبل لکھنے والوں نے اپنی معلومات کے تمام خزانے اور اپنے تجربے کا تمام ذخیرہ اپنے اس مقصد کی تکمیل میں خرچ کئے ہیں جو ہم نے بتلایا ہے۔ ان کی تحریر و ترتیب میں اور بیان میں نقائص ہو سکتے ہیں۔ جو ہر ایک انسان کی ہوتے ہیں پر ان نقائص و اسقام کے درمیان انجیل اپنے مقصد کو ایسے اکمل طور سے ظاہر کرتی ہے کہ جس کی مثال دنیا میں ناپید ہے۔ چنانچہ اگر دنیا میں اور مذہبی کتابیں بھی پائی جاتی ہیں۔ مگر ان میں ایک حد تک سچائی بھی آگئی ہے۔ مگر وہ کل کتابیں ہرگز بائبل کی قدر و قیمت کی نہیں ہیں۔ اگر ان کل کتابوں کو یکجا جمع کیا جائے اور بائبل کو انکے مقابل رکھ کر وزن کیا جائے تو بائبل کا وزن بہت زیادہ معلوم ہوتا ہے بائبل میں ان کل کتابوں کی سچائی مل سکتی ہے۔ مگر بائبل ان کتابوں میں مل نہیں سکتی۔ راقم۔ پادری غلام مسیح لودیانہ

نوکری کی ضرورت

اگر کسی مشنری صاحب کو مجھ۔ کا تجربہ یا سرٹیفکیٹ آف [illegible] اور کتاب [illegible] ضرورت ہو تو ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کرے۔ مجھے [illegible] سواری کے کام [illegible] واقفیت ہے۔ [illegible] کے متعلق [illegible]

کیلاش کے مہرشی سے ملاقات و گفتگو

اب میں وہاں کی گفتگو کا ذکر چھوڑ کر جناب مہرشی جی کی بات چیت کا ذکر کروں گا تاکہ مضمون زیادہ طول طویل نہ ہو جائے۔ پہلے تو ان صاحبان کے نام ان کی خدمت میں پیش کئے جنہوں نے ان سے دعا کی درخواست کی تھی۔ اور ان سب کو میں نے لکھ لیا ہے۔ بعد ازاں بات چیت شروع ہوئی۔

مہرشی۔ خدا کی روح اس آخری زمانہ میں ظاہرا اور پوشیدگی میں بہت عجیب کام کر رہی ہے۔ گویا خداوند کی آمد کے لئے راستہ تیار ہو رہا ہے۔ "سلطنیہ مشن" کا حال تو تم کو معلوم ہے گزشتہ سال تمہارے جانے کے بعد اُن کی طرف سے چند بھائی میرے پاس آئے تھے لیکن انہوں نے اس ملاقات کو مصلحتاً عوام پر ظاہر نہیں کیا۔ بہتر ہوگا کہ میں اس مشن کی قدیم تواریخ مختصر طور پر تمہیں بتا دوں جس وقت ہمارے منجی مسیح نے جنم لیا۔ قدرتی تحریک اور ایک ستارہ کی رہنمائی سے تین مجوسی اس کو دیکھنے گئے۔ ان میں سے ایک بنارس کا پنڈت وشوامتر تھا جب وہ وطن کو واپس آیا تو اس نے لوگوں کو خبر دی کہ جگت کا تارن کرتا جنم لے چکا ہے۔ لیکن دوسرے پنڈتوں اور لوگوں نے اس کو بے وقوف بنایا کہ اب تو کلنک اوتار سوائے بھارت ورش کے اور کسی ملک میں اوتار نہیں لیگا۔ کئی برس کے بعد وشوامتر فلسطین میں گیا۔ ان دنوں میں خداوند مسیح نے ۳۰ برس کا ہو کر منادی کرنا شروع کر دیا تھا۔ اور یہ شریعت عہد جدید کی بیت منا رہے تو بہ خداوند

مسیح کو دوبارہ ملا۔ اور خداوند کے قدموں پر گر پڑا۔ مسیح نے محبت سے ہاتھ پکڑ کر اٹھا لیا۔ اور دوسرے شاگردوں کی طرح اس کو بھی بیماروں پر شفا بخشنا اور بدروحوں کو نکالنے کی قدرت عطا کی۔ اور رسولوں نے جو آپ کو سب سے عزیز کہتے تھے۔ اسے غیر قوم کا سمجھ کر حقارت سے دیکھا۔ اور جب اُن کی آپس میں اس ہندوستانی رسول کے ساتھ نہ بنی تو اس نے ان سے علیحدہ ہو کر خدمت شروع کر دی۔ چنانچہ جس کا ذکر مرقس کی انجیل ۹: ۳۸-۴۰ و ۵۰ میں ہے۔ یہی رسول وشوامتر کا اصل وشوامتر ہے جو مسیح کے نام سے بدروحوں کو نکالتا تھا اور شاگردوں نے اسے روکنا چاہا لیکن خداوند نے منع کیا اور حیلہ ماپ سے رہنے کی تاکید کی۔ اور بعد ازاں یہ پنڈت ہندوستان میں واپس آکر منادی کرنے لگا۔ بنارس کے دوسرے پنڈتوں نے اس کو ستایا۔ سب کا پیچھا کر کے بجھا کر رات کے وقت ایک رسی سے باندھ کر دریا میں پھینک دیا۔ ایسا کہ پھر اس مسیح کے سچے شیعہ کی لاش نہ ملی۔ اس کے بعد اس کے چیلوں نے چھپ چھپ کر لوگوں کو تعلیم دی۔ اور رفتہ رفتہ میں مسیح کے آسمان پر جانے کے بعد تھوما رسول بھی ہندوستان میں آگیا تب وشوامتر کے چیلے اُن کے ساتھ جا رہے۔ اور رفتہ رفتہ شمار میں بڑھتے گئے۔ اور جب دوسری صدی میں انجیل بھی مکمل ہو گئی تو انہوں نے اس کا ترجمہ سنسکرت میں کر دیا۔ پھر کچھ عرصے کے بعد یہ لوگ کسی قدر چیلے ایک سست ہو گئے جیسا کہ اس زمانہ میں رومن کیتھولک ہو گئے تھے۔ اور جب ولیم کیری جیسے مشنری آئے تو یہ لوگ پھر ہوشیار ہو گئے کیونکہ یہ تو پہلے ہی سے عمر میں اپنا مرتا تھے کی تعلیم ہے۔ اس وقت سے انہوں نے خوب خدمت کی۔ چنانچہ آج کل کل ہندوستان میں لاکھوں اُن کے ممبر ہیں۔

اور آگوے ہندوستان سے زیادہ لوگ اُن کے ذریعے سے انجیل کی خوشخبری سن چکے ہیں۔ اور بہت سے خاص مشنری ہیں۔ جو بلا اُجرت خداوند کی خدمت کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک میں ہوں جس کا کام صرف دعائیہ خدمت ہے۔ یہ مختصر کی مختصر کیفیت۔ خدا اس کے وسیلہ سے ہندوستان میں عجیب کام کر رہا ہے اور کریگا۔ آمین۔

فقیر۔ میں جانتا ہوں کیونکہ مجھے بھی ایک دفعہ اُن کے ساتھ ملاقات اور خدمت کا اتفاق ہوا لیکن بہت سے لوگ تو اس مشن اور آپ کی ہستی کا یقین ہی نہیں کرتے۔ زیادہ افسوس تو اس سے ہوتا ہے کہ چند لائق اشخاص بھی آپ نہیں مانتے کہ یہ سچ ہے۔

مہرشی۔ (مسکرا کر) یہ کوئی انوکھی بات نہیں بے شک دنیا کی ایک خاص مرض ہے۔ جو ہر طبقہ کے لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ اور قیامت تک رہیگی میں جانتا ہوں کہ تھوڑے سے نہیں بلکہ بہت ہیں جو رسالے اُن کے ہیں اپنے علم و زندگی کا فخر ہے۔ یقین کرتے ہیں۔ اور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور اگر چند لائق اشخاص نہیں مانتے تو یہ بھی کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ کئی لائق و عالم شخص ایسے بھی ہیں جو خدا ہی کو نہیں مانتے۔ اب چونکہ چند قابل آدمی خدا کی ہستی کے منکر ہیں تو کیا اس کا مطلب یہ ہوا کہ کوئی خدا ہی نہیں ہے؟ ہرگز نہیں۔ بہتر ہے کہ ایسی باتوں کو خیال ہی میں نہ لاؤ۔ مجھے معلوم ہے کہ گزشتہ سال ناگروڈی نے بھی نورافشاں میں یہ لکھا تھا کہ کوئی خیالی چند ساتے کر سندر سنگھ سے باتیں کر گیا۔ کہنے دو اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں تم تو جو کچھ دیکھا ہے وہ ہی کہو۔ آگے کوئی مانے یا نہ مانے گو تم سب کچھ جانتے ہو۔

فقیر۔ بعض شخص ایسے بھی ہیں۔ جو بہت سی باتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور اُن کی تمیز اور ضمیر روحانی باتوں کو قبول کرتی ہے۔ لیکن پھر بھی مخالفت سے باز نہیں رہتے؟

مہرشی۔ جن کے اندر پیٹ بھرا ہے وہ تے کے بغیر کیونکر رہیں؟

فقیر۔ اچھا یہ تو فرمایئے کہ اس لڑائی کا انجام کیا ہوگا؟

مہرشی۔ تمہیں ان لڑائی جھگڑوں سے کیا مطلب ہے۔ روحانی جنگ میں قدم اٹھایا ہے۔ اس کی فکر کرو فتح یقینی ہے۔

فقیر۔ سنا ہے کہ شیاطین بھی جانتے ہیں۔ کہ خداوند مسیح نجات دہندہ ہے۔ تو فقیر بھی اور ہم بلکہ بعض مسلمان بھی جان بوجھ کر مسیح کو کیوں قبول نہیں کرتے؟

مہرشی۔ یہ دنیا ہے نہ کہ آسمان۔ غیر مسیحیوں کا رونا کیا اور یہاں تو سچے مسیحیوں کا بھی آپس میں اتفاق نہیں۔ اس سے مسیح کے خادم کو پست ہمت نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اگر نیک کام میں ایک آدمی بھی تمہارے ساتھ متفق الرائے نہ ہو تو بھی جان لو کہ کل آسمان کے فرشتگان جو بیشمار ہیں وہ سب تمہارے ہم خیال ہیں۔ خواہ تم بھی پرواہ نہ کرو لیکن یہ کوشش کرو کہ تم ایسے کاموں سے باز رہو جن کے کرنے سے ہمیشہ کے آسمانی رفیق تمہارے مخالف ہو جائیں جن کی رفاقت میں ابد آباد رہنا ہے اور جن کی صحبت میں پیارے خداوند کو خوش کرنے کی کوشش میں رہنا ہے۔ اور اگر تمہارے عزیز و اقارب دوست واقف کار بلکہ ساری دنیا بھی تم کو کیا چھوڑ دے تو رنجیدہ مت ہو کیونکہ اسی صورت میں تم خدا کے حقیقی فرزند اور مسیح مصلوب کے سچے شاگرد ہوگے

ہم تمہارے ساتھ متفق ہیں۔ اگر دنیا کے چند روزہ رفیق

ہیں ہے کہ دنیا نے تو اس کو بھی چھوڑ رکھا ہے۔ یوحنا ۱۵ ۲۲ ۲۰۔۲۴

فقیر۔ آپ کے ان قیمتی خیال کے لئے دل سے شکرگزار ہوں۔ یہ بات مسیح کے خادموں کے لئے بڑی تسلی اور ہمت افزائی کا باعث ہے۔ مگر کیا آجکل کوئی بھی ایسا نہیں جو قصہ کا مصنف نظر اور مقدسوں کا رفیق ہو؟

مہرشی۔ واسکاریں تم کیا یہ سمجھتے ہو کہ میں اور تو ہی ایلیاہ کی طرح باقی رہ گئے ہیں؟ نہیں دنیا میں بہت سے ایسے بندے اور بندیاں موجود ہیں جو دنیا کی نگاہ میں ذلیل ہیں لیکن مقدسین اور فرشتگان کی نظر میں جلیل القدر ہیں۔ وہ خداوند کے پیارے اور صلیب بردار ہیں۔ اور ہندوستان میں بھی کئی خادم دکھا رہے ہیں مثلاً سادھو کے پادری جیکسن۔ پونا کے پادری آنچلی۔ دہلی پادری۔ آنجہانی مسیح رو ہلکھنڈ پادری کیلی سنگھ۔ اور چیف۔ پروفیسر رام چندر۔ پروفیسر دیال داس وغیرہ۔ مس میری۔ جے کیمپ مس ای۔ ایم ٹرنر۔ مس اسے۔ وہاں مسٹر ایم ساٹو اور فادر ٹیل وغیرہ بہت سے موجود ہیں؟

فقیر۔ احباب مہربانی سے ان اصحاب خداوند کی دوسری آمد کی نسبت بتایئے۔ ابھی کتنا عرصہ باقی ہے؟

مہرشی۔ اُس وقت اور دن کی بابت کوئی نہیں بتا سکتا۔ البتہ آسمان پر فرشتگان اور مقدسین میں آجکل بڑی خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔ کہ اب وقت آگیا ہے جس کے ذریعہ سے سب کچھ خلق ہوا۔ اسی کے وسیلے کل مخلوقات بطالت کے قبضہ سے چھڑائی جائے گی۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ آخری پشت ہے جو ہم سے بہتر ہے اس کو شکست دہ پست میں ہوتے ہوئے دیکھیں گے۔ ضرور ہے کہ اس کے بیٹے اور بیٹیاں جاگتے اور دعا مانگتے ہوئے خدمت میں لگے رہیں۔ متی ۲۴ ۴۲-۴۴

اگر آپ مہربانی ہمیں دیر کے لئے کلام الہی کی چند منتخب آیات کیفیت درمیان دیں۔ اکثر لوگ ان کی بڑی کھچڑی کر چھوڑ دیتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ذہن کے اوپر سے گزشت ہی کھائیں اور اس ذہن کے منہ کا زہر گوئی ہی ہو بہت سقوی سے نکال کھائیں؟

معزز ناظرین۔ میں چاہتا تو ہوں کہ مہرشی جی کی تمام سیر شیں کروں۔ لیکن چند بزرگوں نے منع کر دیا ہے کہ ابھی اس کے لئے تیار نہیں ہے۔ اور اگر کوئی صاحب شخصی طور پر دریافت کیا چاہیں تو حاضر ہوں۔ اور فی الحال میں چاہتا ہوں کہ جتنی جلدی ہو سکے اجازت لے کر روانہ ہو کر اپنے خاص کھیت تبت کی طرف ہو آؤں۔ اور ستمبر میں واپس آکر دعا ہے بھی ہوئی ناظرین کئے جاویں گے۔ اس وقت اگر خدا نے دعا سے خادم کی امداد کرینگے تو نہایت ہی مشکور ہوں گا۔ اور اگر شخص طور پر کچھ پوچھنا چاہیں تو مسٹر اے ٹربیری۔ سینٹ جانسن کریجن پوسٹ گڑھ کی معرفت تحریر فرمایئے

آپ کا خادم۔ فقیر حقیر سندر سنگھ۔

ترتہ بلیدان

گزشتہ سے پیوستہ

بھارت باسیوں کے ادھر میں یہ آچکا ہے کہ دیا اور دیا ست کی جو آشا پادری پر تھا وہی رہی ہی۔ مرد جاہلیہ انگریزی نیائے اور عیش سے رہتی ہو وہ ہندو مسلمان سبھا بھی رعاکم اسے نہیں۔ نتیجہ ترتیب ہے کہ جگت کا تمام اوقانون ایک اور صرف بائبل کے تعریف صفات ایک اور جو متعلق بائبل کو پائدار کریگا وہ تم ترقی کا مرکز ہو جائے گا۔

ودتیہ شکتی نے ودتہ بلیدان کرکے سدھ کر دکھایا کہ پر شر پکار کا بلیدان جو باپوں کے پرائشچت کے ہیت جگت نے نیت رمقرر کر رکھا تھا اور ہے۔ وہ کیول کپل کلپت (خیالی) دس سے کہ پکال باپوں کے بڑے چھٹکارہ نہیں ہو سکتا۔ جب آسمانش ودتیہ شکتی کے ودتہ بلیدان پر پورن بسواش نہ کریں۔

ہے! پریہ! ناظمی (ناصری ناظمی یعنی کرشچین) ابوا! کیا آپ نے کبھی ودتہ بلیدان کے مہاتمیک چیز کا درشن کیا ہے؟ نہیں تو آپ نے بہت بکرس ادھر ادھر سیوک لیشن وودان دیکھے ہونگے۔ پرنتو کبھی اپنے انتر کرن کے پٹ (کواڑ) کھول کے ودتہ بلیدان کے درشن کئے ہیں؟ ایک بار کر دیکھئے۔ پھر اپنے سرودیشی بھائیوں (ہندو مسلمان۔ پارسی۔ اتیادی) کو ودتہ بلیدان کا درشن کرانے کے لئے شیگھرہ سچلنا پراپت ہوتی ہے۔

ودتیہ شکتی اپنا اثر ظاہر کریں تو آپ کے ودتہ بلیدان پر کل عبادت یا سجدہ کی درشٹ پڑے اور سب کے سب مؤمن پر پراپت کریں جیسی پرمان بسواس ہے کہ گوسوامی دیو سنسگرہ ہماری پرارتھنا گرہن کرینگے۔

ودتہ بلیدان پرچتوں کے جتنے دھرما دھکاری ہیں سب کے سب ایک انسیین پاور کے ماننے والے ہیں اور اس پاور کے اپنی اپنی بدھ انوسار اپنے اپنے مہاشاستروں میں نانا پرکار کے نام دے رکھے ہیں اور اپنی اپنی دھرم پستکوں میں اس پاور کے گنوں کا بکھان اپنی بدھ انوسار کیا ہے۔ پرنتیک نے اس کا نام یا دکھنے سے یہ جینت ہی ہے کہ انسیین پاور کو بہی اسے تو شریکسا ہیں نے اور یہی کرانی بیشر ہی ظاہر ہے کرسچل جو جس کریں ان ساہوں واس ہنت ہیں ترک جترک اتنے ہی پرساپت کیا جاتا ہے۔ ساتھ ہی اس کے سب دھرما دھکاری (مبین ربین منتظمی موجودہ کے) ایک سیکنڈ فشیین پاور دوسرے درجہ ثانی) کو اس پرکار مان رکھا ہے کہ یہ پاور ثانی ایسی بلوت ہے کہ پاور میں نانا پرکار کے گن ہیں وہ بل سامرتھ ہیں۔ اس کے پردہ سب کام کرتی ہے دوسرا اس پاور کے ہاتھ سے ہارن کر اپنی چال چلیں بل سے سب سرشٹی کے اوپر گرہن کرتی ہے جب ثانی پاور کے بس میں آکے کل سرشٹی پچھے ترسنہ کو بھول بھال کے گھور ندھکار میں پڑتی ہے۔ پڑتی تھی اور پڑتی ہی رہیگی۔ اس پاور کے پنجے سے چھٹکارہ ملنا بڑا ہی کٹھن ہے ذرا کل دھرما دھکاریوں کی بیکلسنا ہے کہ اس سے چھٹکارہ ہونا اسمبھو (ناممکن) ہے! پاپ کرنے والے دوشٹ جنوں کو اس پاور سے بل کو دیکھ کے پاپ کرنے کا بڑا ایکسکیوز (عذر) مستقل ملتا ہے۔ اور پاپ کرنے میں سارا سن دن پرت دن بڑھتا چلا جاتا ہے۔ بڑے بڑے فیلاسوفر (علم کبیر) کے ودوانوں نے اس وشئے پھلتے پھولتے اپنی لیکھنی کو یہیں کے تھام لیا ہے۔ کہ یہ ایسا گورکھ دھندا ہی وشئے ہے کہ ہر ایک جیو کی بدھ نہ سمجھ سکتی ہے ہماری بدھ بل سے باہر ہے جب سے آرمبھ اس سمے یہ بھید کھلیگا نہ کھلیگا جب تک اس وشئے پر ادھک پڑھنا لکھنا اچت نہیں (ریلیشن)

بڑے بڑے ودوان دھرما دھکاری اس گوڑھ وشئے پر دھیان بچار کرتے کرتے (بنا شن سن دھن) ربقات سربس کھو بیٹھے اور ناستک ہوگئے۔

ہم نے یورپ امریکہ کے ایسے بڑے بڑے ودوان ناستکوں کو دیکھا ہے کہ جن کے پستکالے (کتب خانجات) دھارمک پستکوں سے بھرے پڑے ہیں۔ مگر کوئی ناستکوں کی لائبریریاں ایسی کہیں سے پورن ہو رہی ہیں۔ ودوات کے سبب پرشوں کے یہاں اتنی دھرم پستکیں نکلیں گی جتنی ناستک پرشوں کے یہاں۔ ودوات کے رگ ایشو ساجادی بھی بچے ہیں اور ناستک والے ہی تھا۔ (یہاں یہ وشئے اتنے ہی پر چھوڑا جاتا ہے) دھن ہے کہ ہمارا ایک پاپورٹ۔ پرنٹ۔ ودتیات کچھ ہی کیوں نہ ہے پرنتو ایسا اتہاس نہیں اب یہاں پر یہ وہ اٹھایا جاتا ہے کہ یہ جو ہماری انسیین پاور کیا ہے۔ اور اس کا کیا نام ہے۔ سنسکرت میں "دوشٹ آتما" انجیل اور قرآن میں شیطان کہتے ہیں۔ ان مہاشت اور حضرت شیطان بہادر کے وشئے میں انیہ انیہ دھرما دھکاری جو سکشا دیتے ہیں اس ترک جترک کو چھوڑ کے ہم اپنے ہی نج گورو ودیات کرشچین بائبل کی بات کہینگے کہ ہمارا دھرم پستک مول بائبل کیا سکھا دیتی ہے۔ اور ہمارے دھرما دھکاری کیا کہتے ہیں "ازلیتی" سے لے کے مکاشفات تک بائبل یہ بتاتی ہے کہ "دوشٹ آتما" کیسے پراپت کرتا سمجھ نہیں۔ کارن ہمارے گوسوامی دیو ودیات ودتیہ شکتی نے نرروپ دھارن کرکے اس ودتہ انسیین آتما دوشٹ آتما (شیطان) کو جیتنے کے ہیت ہی آدیشکتی سے ودتیہ شکتی ہو کے جگت میں پرکٹ ہوئے اور ہم کو ہی اس کے پنجوں سے کیول چھٹکارا کر دیا اور اپنے سب شتروں کو ایک بیت ہی شگھرہ تا کہ تم میرے دہنے ہو بیٹھو اس وقت تک جب بھات میں ودتیہ شکتی سے انگ ہو کے ودتہ شکتی بنا اور فور

دھارن کیا
اسی بجاشت ترشنا شکتی آ دشکتی سے ایک پرکاش کرکے پرنام پوتر آتما روح القدس لکھ کے تیار ہے۔ پاس ہو جائیں گے۔ اور تمہیں سب پرکار کی شانتی دیگی۔ اسی ترشنا شکتی کی پیدا کی شانتی دیتا ہے۔ ان شکتی کی سہاتا سے بچا جی کا جمہور اس جگت سے جاتا رہے کے جتن کر دینا پھر جارہے وہ تمام سمت اگر رشیدان جی گرگھسکار ان ویا جائیگا اور آد شکتی کے ہر دو جو پرکرتب انہوں نے کئے ان کا بیان ہی بجات سے جائیگا۔ انہیں کے ادپار کے کار ان پر جھگڑی سے ور ترشنا شکتی بھی اسک ہر کے تپا سے ہوگ اور جگت سے ہوگ۔ انہیں مہاپرش ور وات شریف کے کاسن ترشنا شکتی بھی ا۔ کئے تم سب لوگوں کو ستیہ مارگ کی اور لے چلیں گے۔ اور جب جب تم پر دکھ ناہوگی بسہا تا دی جائے گی دھن دھن ہو دھن!!

اب آگے چلکے ترشنا بلیدان کی اور دیکھیئے۔ جب پوتر بلیدان بشر کنجیوں کے رکت بہانے سے جگت کا کلیان نہیں تب ور ترشنا شکتی دا آپ بلیدان ہوئے۔ اب اس بلیدان کا درشن کس پرکار سے ہو سکتا ہے۔ جب ترشنا بلیدان کیجئے تب دیہ سہایت کو سدا عکر و کھا ہے۔ کہ سب سے پریہ اور سرشریشٹ بلیدان گرہن کیا جاتا ہے۔ انکو بایبل (سعا) اہل کہہ میں لایا جاتا ہے۔ کہ ور ترشنا آسیس یاد ور دخت آکار رتنات ہمارے چچا شیدان ہمارا۔ آکا پریہ چتر اپ۔ یہ ایسا سند وائک ہے جیسے شیکسپیر کے ایکٹرس ہوتے ہیں۔ جن کے سروپ کو دیکھ کے جگت کے بال لوگ اپنا تن من دھن سب کچھ نسٹ کر ڈالتے ہیں۔ یہ

بچہ پیدا ہوتا تھا تو ہاہے کہ بڑے سے بڑے گیانی دھیانی رکت و تارک سنیار وشیس انکو بھی اپنی ریمکرشن رہنا ہے۔ بہت سی گپت پرکار سے لوگوں کے گھروں میں جنم لیتا ہے۔ اور بڑے سے بڑے اپدیشک دوا حقا درحقاعکا جی اس پریہ چتر دانت جگر نور چشم کو بے بیٹیوں سے باہر نہیں ہونے دیتے اور تھات گپت پاپ! جب کہ اہل جن کے گھر میں یہ مشہور بیار رہیگا تب تک یہ اسمبسو (ناممکن) ہے کہ ہمیں تپا کے دولا رسے رتنات ور ترشنا شکتی نامری ناقتہ تک سنات کریں۔

یہ پریہ بیراگنوں ہم سب کے گھر میں جب پشمرمن جنم لے رہا ہو تو چیشٹا کیجئے کہ آپ کی بہنی ربی رتنات پر زکا پاکے گر بعد حل (نہیں رہا۔ یہی گر یہ رہگیا ہے تو یہیں والی رتنات ترشنا شکتی، روح القدس کی سہاتا سے اس گر بعد انشٹ کرا دیجئے۔ بیشک بادشاہ عالم ثانی یعنی چچا شیدان المعظم کی جانب سے آپ چچا کا مل کا مقدمہ چلایا جائے۔ لیکن نڈر رہیئے۔ ہمارا بیرسٹر سلطان البقا کے پاس موجود ہے۔ چچا کا استغاثہ خارج کیا جائیگا اور ہم کو آزاد حیثیت عرفی کا موقعہ دیا جائیگا۔ چچا جی کا ڈیفنس کا بیان تو ہو کے ابد آباد کے حبس دوامی جیل خانہ میں جکڑ دیئے جائیں گے۔

یدی کسی گھر میں اس سند بالک کا جنم ہو گیا ہے اور بڑا (سن بلوغ) ہو گیا ہے۔ اور آپ کا بیٹوں کا آدھار ہی رہا ہے وگپت پاپ (اور آپ اس سے پریہ کسی کو نہیں جانتے۔ اور نہ اس چتر

نوٹ۔ یہ چند الفاظ اسی لئے دیئے گئے ہیں کہ ہندی کی گرنتھوں میں اُردو زبان میں مستعمل ہوتا ہے۔

پیارے کا بھیدکیسے کر بتانے چاہتے ہو۔ وہ بھلا اس سے پہلا اور سرشریشٹ کی قیس میں کیا ہے۔ جیسا اس پریہ چتر کا بلیدان کیجئے۔ کیونکہ ترشنا شکتی نے اپنی ور ترشنا کا پریہ چتر کر بلیدان کیا۔ یہ ترشنا بلیدان ہے کہ جس کے کرنے سے ہمیں ور ترشنا شکتی کے بلیدان کا سیت سروپ میں درشن ہوگا۔

ور ترشنا شکتی، ہمارا گرہ کریں۔ کہ ہم سب جنہوں نے ترشنا بلیدان نہیں کیا اور ور ترشنا بلیدان کا درشن اچتا نہیں کیا، ہنسی گرہ درشن کرکے مکتی کے بھاگی بن سکے۔ یہ پرارتھنا ہے۔ (ستھا استو)

آپ کا منسٹر پرجھو میں سوامی زبھیانند بھارتی۔ ایچ اے۔ ایم

غزل

(از نتائج طبع احقر حاجی لشکر تائب رد بازی)

صبح دم گر تجھے نیند سے چونکا تا ہے
وقت غافل تیرے چلنے کا ہوا جاتا ہے
گل بصد چاک گریبان یہ بتلاتا ہے
جو گل گلشن میں جو کھلتا ہے وہ مرجھاتا ہے
چل چلی کی ہے جگہ دنیائے فانی غافل
اس سرائے میں آتا ہے کوئی جاتا ہے
دل نہ تو اس سے لگا کہتے ہیں جسکو دنیا
اس کمینی سے نہیں کوئی بھی پھل پاتا ہے
کیوں بت دہر کو تو چاہتا ہے او ظالم
سر کو تیرے نہیں کوئی بھی گرتا ہے
تو مسافر ہے نہ رستے میں بنا اپنی
دشت غربت میں نہیں گھر کوئی ہوتا ہے

گو کہ سر دل سے یہ آتی ہے صدا کے عبرت
نشان روز کا نشان خاک میں ملتا ہے

یا مسیحا در اقدس پہ بلا مجھ کو
دل مرا آرزو سے وصل میں گھبراتا ہے
رحم آتا ہے ترے حال پہ تا صاحب محبر کر
قافلہ چھوڑ کے تو پیچھے رہا جاتا ہے ۔

دیگر مذہبی کتابیں اور بائبل

مذہبی دنیا میں صرف بائبل ہی نہیں اور بھی بہت سی کتابیں ہیں جو اپنے پیرووں سے تعظیم و تکریم کی نگاہ سے دیکھی گئی ہیں تو بھی یہ کتابیں اس امر سے کہ جو کہ اس قدر تعظیم و تکریم کی مستحق ہیں جس قدر بائبل طلب کرتی ہے ۔ یہ حقیقت بائبل کی تعظیم و تکریم کا مقصد ہم سے تقسیم کرانا چاہتی ہیں ان کتابوں کے معتقد بڑے زور شور سے اسکا مطالبہ کر رہے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ بائبل کا ہرگز یہ حق نہیں کہ اسے ہی مذہبی دنیا کا امام و ادستاد خیال کیا جاوے ۔ اس میدان میں اور بھی کتب دینی ہیں جو اسی قدر و منزلت کے لائق ہیں جیسے لائق بائبل سمجھی جاتی ہے ۔

اس بات میں شبہ نہیں کہ پچھلی صدی کی تحقیقات نے جو بائبل کے متعلق ہوئی ہیں بہت سی دنیاوی مسائل پر عبور کر دیا ہے کہ بائبل کی سرفہرستی چھوڑ کر کا کڑ سے دیگر کتب مذہبی کی چوٹی کے برابر کر دیا جائے اور بائبل اور دیگر کتب مذہبیہ میں جو امتیاز تھا اسے مٹا دیا جائے جو بائبل کی عزت و حرمت کی جاتی ہے وہی دوسری مذہبی کتب کو دیجائے ۔ اس میں کلام نہیں کہ بائبل کے علاوہ ان میں ایسی صداقت کی ہے کہ جسکے روبرو حاضر کی صداقت مات ہو جاسکے ۔ بائبل پر دستبردار آگیا ہے جس کی مثال نایاب ہے ۔ بائبل کو کیوں دوسری کتب دینی کے برابر

کیا گیا ہے دوسری کتب دینی کو کس نے بائبل کے برابر کرنے کی کوشش کی ہے ۔

اس سوال کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ بائبل کے مقابلہ کے موافق بائبل ثابت نہیں ہوئی بلکہ بخلاف کا ثابت ہوئی ہے ۔ دوسری مذہبی کتب میں بھی وہ باتیں پائی جاتی ہیں جو بائبل میں موجود ہیں لہذا بائبل دوسری مذہبی کتب پر ترجیح دینے کا کوئی سبب متحقق نہیں ہے ۔ گو ہم علما کے ساتھ اتفاق نہیں کرتے ۔ گو ہاں خلاف ہمارا دعوی کی عملی کا ثبوت ہی ہو گیا ہو ایک بات جانتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ علما نے بائبل کیسا اقتدار سلوک کیا ہے ۔ بائبل کی بابت علمائی تحقیق غلطی سے کہاں بیان ہوتا ہے چلا کرینگے ۔

فی الحال ہم یہ بات جتلاتے ہیں کہ کسی کتاب کی قدر و منزلت اس کے مقاصد پر منحصر ہے ۔ اسکی عبارت آرائی پر نہیں ۔ اسکی فصاحت و بلاغت پر نہیں ۔ اسکے قدیم و جدید ہونے پر نہیں ۔ اس کے اصلی و نقلی ہونے پر نہیں ۔ اسکے مصنف پر نہیں ۔ اسکے متن کے متواتر یکساں پائے جانے پر موقوف نہیں ہے ۔ البتہ اگر کسی کتاب میں یہ تمام باتیں موجود ہوں تو بہت عمدہ بات ہو مگر کسی کتاب کی قدر و منزلت کا یہ امر معیار نہیں ہیں مگر مقصد کتاب معیار ہے ۔ اگر کسی کتاب میں دیگر نقائص کمی بیشی ہے پائے بھی جائیں پر اسکا مقصد نہایت اعلی و افضل ہو ۔ وہ مقصد نہایت پاک و مقدس ہو ۔ وہ بنی آدم کی مذہبی ضرورت کا اکمل و اتم جواب ہو تو اس کتاب کی قدر و منزلت اسکے موافق کرنے کے لئے نہ صرف ہم مجبور ہیں بلکہ دنیا مجبور ہے ۔

ہم مانتے ہیں کہ بائبل کے سامان تحریر میں اور دوسری کتابوں کے سامان تحریر میں چنداں فرق نہیں ہے ۔ بائبل کے پیرونہ اور مباحثات و مسائل کے پیرونہ میں کوئی تفاوت نہیں ہے ۔ بلکہ

بعض اوقات دیگر کتب کے پیرونہ بائبل کے پیرونہ کے مقابل زیادہ معلوم ہوتے ہیں ۔ ابراہیم و اضحاق کے مختصر بیان کے مقابل رامچندر اور لچھمن کے حالات کا بیان رامائن میں زیادہ مکمل معلوم ہوتا ہے ۔ مہابھارت کا جنگ یہود کے جنگوں سے زیادہ مکمل نظر پڑتا ہے ۔ علم اخلاق میں بدھ و کنفوشس کا بیان زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے ۔ اور اس پر طرفہ یہی ہے کہ یہ باتیں عالمانہ زبان و تحریر میں ہیں لیکن تحریرات زبردست افراد کی مخالفت میں بچی آئی ہیں ۔ ان تمام صورتوں پر باتیں جو بائبل و دیگر کتب مذہبی میں ہیں تحریری نقائص پائے نہیں جاتے ہیں وہ اصلی تحریرات ہیں جو اپنے مصنفوں کی قلم سے لکھی ہوں کا تیس ہم تک پہنچی ہیں ۔ علاوہ اس کے ایسے نہیں جن کتب مذہبی کو ہماری تمام مقامات سے دیکھیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ حقیقت ہو نہ کہ ہیں جن کی وجہ سے ہم ان کتابوں کو ایک بیہودہ نگاہ سے دیکھ سکتے ہیں ۔ یہ ان نہیں باتوں کی وجہ سے ہم ان کو بائبل کے برابر درجہ دیں تو ہم جیسا کہ اور لوگ نہیں رکھتے ہیں ۔ کیونکہ ہم کو معلوم ہے کہ ان کتابوں کے تحریری مقاصد ایسے نہیں ہیں جن کی مذہبی دنیا کو بائبل کے مقابل ضرورت نہیں ہے کیونکہ اُن کے مقاصد نہایت خبر طلب ناقص ہیں ۔

مثلاً چاروں ویدوں کی تصنیف کا مقصد مظاہر قدرت کی ستائش و پرستش کرنی ہے ۔

گیتا اور مہابھارت کا مقصد دھرت و جوری کے خدائی خدائی میں جنگ و جدل کے تذکارے مدلل کرنا و دست کا مقصد ہو کر اور اہرمن کے ازلی و ابدی جنگ میں انسانوں کا انجام ظاہر کرنا ہے ۔ کنفوشس اور بدھ و مہاتما کی تحریرات کا مقصد بارسائی طور سے انسانیت (دیکھو صفحہ ۸ کالم تیسرا)

کرسچین بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ [illegible]

تسلی بخش انتظام رکھا عمدہ

[illegible]

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

[illegible] دینی اور دنیوی تعلیم [illegible] تقریباً ایک میل شہر سے باہر [illegible] سکول کے ماسٹر صاحبان [illegible]

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور۔

باغ دل

ایڈیٹر مسٹر محمد اسمٰعیل صاحب۔

[illegible]

کرسچین بک سٹور لودیانہ

[illegible] پنجاب

مخزن مسیحی

[illegible]

دستور العمل نورافشاں

[illegible]

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہر ایک دفعہ کے [illegible]

نوٹ [illegible] تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

تمام ضروریات زندگی

[illegible]

جگر انس عرق عشبہ مرکب

[illegible]

المشتہر [illegible] پنساری شہر راولپنڈی

ضرورت

ایک مسیحی ڈرائنگ ماسٹر کی ضرورت ہے جو [illegible]

ایک مسیحی ایف اے [illegible] کی ضرورت ہے جو انگریزی تاریخ اور جغرافیہ [illegible] ہیڈ ماسٹر [illegible] مشن سکول [illegible] آنی چاہئیں۔

نورافشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر نورافشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام [illegible] چھپا